© rasailojaraid.com

مسلمان اڈیٹرون خصوصًا مولویون کو نصیحت

ہرچند اخبار کی اڈیٹری ایک عام پیشہ (یا منصب) ہے جسکی اسلام سے خصوصیت نہین ہندو مسلمان - عیسائی وغیرہ سبھی مذاہب کے اشخاص مین یہہ پیشہ بالاشتراک پایا جاتا ہے ولیکن مسلمان اڈیٹرون خصوصًا مولوی صاحبون کو یہہ نہین پہنچتا کہ جب وہ یہ پیشہ اختیار کرین اپنے مذہب اسلام کی پابندی چھوڑ دین اور اسمین بلالحاظ احکام اسلام عام اڈیٹرون کے مجوزہ اصول پر چلین -

اخبار کی اڈیٹری احکام اسلام سے آزادی کا سارٹیفکٹ نہین ہے کہ مسلمان اڈیٹر ہون تو پھر جو چاہین کرین اور نہ وہ گناہون کے لئے کفارہ (بمنزلہ بپتسما) ہے کہ جو گناہ اڈیٹر سے سرزد ہون وہ اس سے محو ہوتے چلے جائین - بلکہ اڈیٹر ہو جانیکے بعد بھی مسلمانون (خصوصًا مولوی صاحبون) کو احکام اسلام کی ویسی ہی پابندی لازم رہتی ہے جیسیکہ پہلے واجب تھی اور اڈیٹری کے گناہون کا کفارہ نہین ہو جاتے -

عام اڈیٹرون مین وقایع نگاری کا یہہ اصول مقرر (یا یون کہو کہ دستور العمل ومروج) ہو رہا ہے کہ جب کسی کارسپانڈنٹ (یا مخبر) نے کچھہ لکھا یا کہا اڈیٹر نے اسکو بلا تحقیق اس امر کے کہ وہ نفس الامر کے مطابق ہے یا مخالف اور اسکا ناقل ومخبر صادق ہے یا غیر صادق اخبار مین درج کر لیا - اسمین بہت احتیاط کی تو اسکے ساتھہ یہہ بات بھی لکھدی کہ اڈیٹر نامہ نگارون کی خبرون کا ذمہ دار نہین ہے پھر اگر اس خبر کی عدم صداقت ظاہر ہو گئی تو اسکی تردید† بھی اخبارون مین چھاپ دی لو لیں اتنے مین اُن کی تحقیق واحتیاط

† آجکل اخبارون وغیرہ اردو تحریرون مین تردید بمعنی رد وجواب مستعمل ہے جو درحقیقت اس معنے کے لئے موضوع نہین ہے اصل اسکے معنے تشقیق ہین یعنے ایک چیز کو پھرانا اور اسکی شقین بنانا ہمنے اس لفظ کو اس معنے (رد) مین بلحاظ فہم مخاطبین استعمال کیا ہے اور کلموا الناس علی قدر عقولہم پر عمل کیا -

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حد کمال کو پہنچ گئی اگر وہ خبر کسی اخبار مین درج ہوئی پائے تو اسمین اتنی احتیاط کی بھی ضرورت نہین سمجھی جاتی پہر تو وہ خبر کالوحی من السّماء ہو گئی اسکی تحقیق و تصدیق کی کیا حاجت رہی اسکو بلا تردد درج اخبار کر لیا اور اسکے اول یا آخر مین اس اخبار کا جس سے وہ اخذ کیگئی ہے) حوالہ دیدیا

مگر اسلام اس اصول کو ہرگز پسند نہین کرتا اور وہ کبھی اجازت نہین دیتا کہ جبتک کسی خبر کی تحقیق نہ کر لین اسکی ناقل و مخبر کی صداقت کا تجربہ و مشاہدہ نہ کر لین اسکو بذریعہ تحریر یا تقریر شایع کرین خصوصًا ایسی خبرون کو جو ایسی اشخاص کی مذمت و اہانت و بدگوئی و عیب جوئی پر مشتمل ہون جن سے حسن ظنی کا امر وارد ہو۔

حق جل و علی **قرآن مجید** مین فرماتا ہے اے ایمان والو (اسمین مسلمان اڈیٹر بھی

يا ايها الذين امنوا ان جاءكم فاسق بنبا فتبينوا ان تصيبوا قوما بجهالة فتصبحوا على ما فعلتم نادمين۔

(الحجرات ع ۱)

نزل في الوليد بن عقبة وقد بعثه صلى الله عليه وسلم الى بني المصطلق مصدقا فخافهم لترة بينه وبينهم في الجاهلية فرجع وقال انهم منعوا الصدقة وهموا بقتله فهم النبي صلى الله عليه وسلم بغزوهم فجاءوا منكرين ما قاله عنهم (جلالين)

سماه فاسقا لتنفيره زجرا عن المبادرة

داخل ہین خصوصًا جو مولوی ہون) اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (جسکی صداقت تمکو ثابت نہو) کوئی خبر لاوے تو تم اسکی تحقیق کر لو ایسا نہو کہ اسکی کہنے سے کسی قوم (کی جان و مال) پر نادانی سے جا پڑو۔ پہر پچہتانے لگو

یہ آیت باتفاق جمہور مفسرین ولید بن عقبہ کی شان مین نازل ہوئی ہے جب وہ بنی مصطلق (قوم) مین تحصیل زکوۃ کے لئے گیا تہا اور اس قوم کے استقبال کو بقصد قتال سمجہکر واپس آیا اور آنحضرت سے کہدیا کہ وہ لوگ میرے مارنے کو آئے تہے اسکو خدا تعالی کا فاسق کہنا (باوجودیکہ وہ صحابی تہا) اسی نظر سے ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والاستعجال الی الامن من غیر تثبت کما جعله هذا الصحابی الجلیل لکنه مول مجتهد الحر رجل)

عن حفص بن عاصم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع وقال عمر بن الخطاب رض بحسب المومن الکذب ان یحدث بکل ما سمع وعن ابن وهب قال قال لی مالك انه لا یسلم رجل حدث بکل ما سمع ولا یکون اماما وهو یحدث بکل ما سمع (صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۹)

کہ بلا تحقیق و تثبت کسی بات کو نقل کرنا فسق کا کام ہے۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی کو جھوٹا بننے کے لئے یہی کافی و بس ہے کہ ہر ایک سنی سنائی بات کو نقل کر دیا کرے (یعنی یہہ تحقیق نکرے کہ اسکا ناقل سچا ہے یا جھوٹا) ایسا ہی حضرت عمر فاروق رض وغیرہ اکابر صحابہ سے مروی ہے اور امام مالک رح کا قول ہے کہ جو شخص ہر ایک سنی سنائی بات نقل کر دیتا ہے وہ جھوٹ سے بچ نہیں سکتا اور وہ کبھی اقتدا (وپیروی) کے لائق نہیں ہوتا۔

اور جن آیات و احادیث میں اُن خبروں کی نقل و اشاعت کی ممانعت وارد ہے جو نتیجہ محل حُسن ظنی کی مذمت میں وارد ہیں وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۲ میں بصفحہ ۹ منقول ہو چکی ہیں۔

ایسا ہی کتب فقہ و اصول میں مجہول الحال کی خبر و روایت و شہادت کو نامعتبر ٹھہرایا گیا ہے ولیکن افسوس صد افسوس اکثر مسلمان اڈیٹروں خصوصاً مولوی صاحبوں نے اس مسئلہ (یا اصول) قرآن و حدیث و فقہ و اصول کو پس پشت ڈال رکھا ہے اور نقل و ہدایت اخبار میں اُسی عام اصول پر (جو ہنود و عیسائیوں وغیرہ میں بلا لحاظ مذہب مروج و دستور العمل ہے) انکا عمل ہے وہ جو بات کسی کارسپانڈنٹ یا مخبر سے سنتے ہیں (اسمیں دین کی اسلام کی مسلمانوں کی توہین ہی کیوں نہو) اسکو بلا تحقیق اس امر کے کہ اسکا ناقل صادق ہے یا کاذب اخبار میں درج کر لیتے ہیں۔ اور جو بات کسی اخبار میں مندرج پاتے ہیں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(کسی مسلمان کی تکفیر یا اہل اسلام کی تحقیر ہی پر مشتمل کیون نہو) بلا دریافت اس امر کے کہ وہ بات اس اخبار مین کس شخص سے اخذ کی گئی ہے اپنے اخبار مین بھرتی کر لیتے ہین طرفہ یہہ اگر کوئی مجہول الاسم نامعلوم الحال و الرسم انکو کسی گمنام پرچہ کے ذریعہ سے کوئی خبر بہیجدیتا ہے (اسمین بھی خواہ مسلمانون کی مسلمانون کے معابد و شعایر کی کیسی ہی توہین ہو) تو اُسکے درج اخبار کرنے سے بہی ذرا تامل نہین کرتے -

انکی اس روش پر کوئی معترض ہو تو وہ آیۃ حدیث فقہ اصول کیطرف مراجعت فرماکر اپنے گریبان مین موہنہ ڈالکر منفعل اور اپنے قصور کے قائل اور اس سے تائب نہین ہوتے بلکہ قرآن و حدیث و فقہ و اصول کے مقابلہ مین اُسی عام اصول مجوزہ ہنود و عیسائیون کے دست آویز سے بے تکلف فرماتے ہین کہ ہم تو ناقل ہین ہمارے ذمہ صرف تصحیح نقل ہے ہمارے پاس اصل تحریر کارسپانڈنٹ یا مُخبر (معلوم الاسم ہو خواہ مجہول الحال) یا اخبار منقول عنہ (خواہ وہ کسی مجہول الاسم ہی کی روایت ہو) موجود ہے ہمارے پاس فلان مقام (مکہ مکرمہ وغیرہ) سے پمفلٹ محمولہ تحریر آیا ہے - اُسپر وہان کے ڈاکخانہ کی مُہر اور وہانکی ریاست (انگریزی یا سلطانی) کے ٹکٹ ثبت ہین جسکو ہماری صداقت مین شک ہو وہ ہمارے مطبع (کانپور یا دہلی وغیرہ) مین آکر اصل تحریر اور ٹکٹون اور مہرون کا ملاحظہ کرلے اور اپنے مذہب اور کتب کی طرف مراجعت فرماکر یہہ نہین سوچتے کہ ان کے یہہ عذرات بدتر از گناہ ہین انکو ان ٹکٹون اور مُہرون اور تحریرون پر اعتماد کب حلال ہے جبتک وہ یہہ معلوم نہ کرلین کہ ان تحریرون کے مرسل و محرر مسلمان ہین یا غیر - صادق القول یا فاسق دور و غگو اس طرفہ پر یہہ طُرّہ کہ غلطی ظاہر ہونے پر اس عام اصول کو بہی بالای طاق رکہہ دیتے ہین اور اپنے اخبار مین اسکی تکذیب و تردید نہین چہاپتے - خواہ کیسی ہی پرزور اور واجب التسلیم دلایل سے ان خبرون کا غلط و کذب ہونا ثابت ہو جائے -

اسکی تمثیلات مین اگر ہم علماء بمبئی کے سوالات یا مکہ مکرمہ مین اہلحدیث پر مواخذہ یا وہان کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تو بہ نامہ کے خبرون کو ذکر کرین تو شاید ہمارے ناظرین اسکو تقویم پارینہ یا داستان دیرینہ سمجھکر ان کی طرف کم التفات کرین اور یہہ بھی احتمال ہے کہ اُن خبرون کو شایع کرنیوالے ان کے مخبرون اور ان کے پمفلٹ کے مرسلون کا دیندار صداقت شعار حاجی متقی مہاجر مجاہد ہونا ثابت کرنے لگین اور ان کے مخالف خبرون کے راویون کا نامعتبر ہونا بیان کرین - لہذا ہم اس مقام مین ایک ایسی تازہ مثال پیش کرتے ہین جس کے مقابلہ مین ان حضرات سے بجز آمنا و صدقنا کچھہ بن نہ پڑے - اور ناظرین کو بھی بلا مزاحمت وہم و اشتباہ آفتاب نیمروز کیطرح یقین حاصل ہو کہ ہمارے دعوی مین سر مو مبالغہ نہین ہے - یہہ حضرات نقل اخبار و روایات مین ایسے ہی ہین جیسے اشاعۃ السنہ مین بیان کیئے گئے ہین

تہوڑا ہی عرصہ گذرا ہے کہ مطبع اخبار نور الانوار کانپور مین جس کے اڈیٹر بھی ماشاءاللہ ایک مولوی صاحب معلوم ہوتے ہین اور اُسکے مالک کو تو سب کوئی جانتا ہی کہ وہ ایک بزرگ فرشتہ صورت حاج الحرمین الشریفین ہین) کسی گمنام کا ایک کارڈ چہپا ہے جسمین مکہ مکرمہ (زادہا اللہ تشریفاً و تکریماً) کو دار الحرب لکہا ہے اور اُسکے شریف کے حق مین ایسا ناشایستہ لفظ لکہا ہے جسکے لکہنے کو ان ہی حضرات کی قلم زیبا مین ہماری قلم مین یہہ جراٴت نہین) اور اُسکے آخر مین یہہ فقرہ درج ہے راقم ایک بندہ خدا از راجپوتانہ

بارشاد مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری ؂

حاجی الحرمین الشریفین یا اُن کے اڈیٹر مولوی صاحب نے (قرآن و حدیث و فقہ و اصول سب کو بالائے طاق رکہکر) اس مجہول الاسم کی روایت و شہادت پر اعتماد کر کے خاکسار کو اُسکا آمر و مرشد بناہی دیا اور اس کارڈ کو اپنے اخبار نمبر ۲ جلد ۱۲ مطبوعہ ۱۹ جنوری ۱۸۸۴ء مین درج کرہی لیا - اور پھر ان مقدس الفاظ سے کہ اب ہم اس گمنام اور ان کے مرشد مولوی محمد حسین صاحب لاہوری سے پوچھتے ہین مخاطب فرما کر جو نہ کہنا تہا سو کہا اور اس سے دینے مین دو کالم اخبار کو سیاہ کر ڈالا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اِن کے دوسرے بھائیون نے جب دیکھا کہ اِس کارڈ کو ایسے بزرگ باکمال نے نہ صرف نقل کیا بلکہ اِسکو سچا اور واقعی جانکر ایک شخص کو اِسکا قایل و مرشد ٹھہرا کر اِس سے دل کھولکر مقابلہ و مباحثہ کیا ہے تو یہہ خیال کر لیا کہ اب اِسکی صداقت مین کیا شک رہگیا اور اِسکی تحقیق کا کونسا مرحلہ طے کرنا باقی رہا۔ لہٰذا اونھون نے بھی اِسکو اپنے اخبارون مین شوق سے شایع کیا اور ساتھہ ہی نور الانوار کے لے دے کو لفظ بلفظ نقل کر دیا۔

وہ اخبار (نور الانوار) جس روز خاکسار کی نظر سے گذرا اُسی روز خاکسار نے ایک خط متضمن انکار و برأت از مضمون کارڈ بنام اڈیٹر اخبار نور الانوار روانہ کیا اڈیٹر صاحب نے میرے اِس خط متضمن انکار کو (جو اِس خبر مجہول کے کذب پر روشن اور طمانیت بخش دلیل تھی) معرض قبول مین جگہہ نہ دی اور اس خبر کی تکذیب نہ کی اور اِس عام اصول مجوزہ اڈیٹرون کی بھی کچھہ پروانہ کی بلکہ مجھہ پر ایک اور جرم کا الزام قایم کیا کہ ہمنے آپکو محرر کارڈ کا آمر و مرشد کب قرار دیا ہے پھر آپنے ہمکو آمر و مرشد قرار دینے والا کیون ٹھہرا دیا۔ پس جو تمہارا عذر و جواب ہے وہی ہماری طرف سے عذر و جواب ہے۔

اسکے جواب مین پھر خاکسار نے ایک نیاز نامہ اِس مضمون کا کہ "آپ اپنے اخبار کے سطر ۵ کالم ۲ صفحہ ۲۷ مین محرر کارڈ کا مرشد قرار دیدیا ہے"۔ ان کی خدمت مین ارسال کیا

† دیکھو کشف الاخبار بمبئی (جسکو نہ صرف اپنے اڈیٹر کے علم و کمال کا فخر ہے بلکہ اپنی کارسازی و مضمون کے عالم باعمل ہونیکا بھی دعوی ہے) اِسکے نمبر ۱۲ جلد ۱۳ مین فرمایا ہے "عجیب و غریب مراسلہ۔ صاحب نور الانوار کانپور ایک عجیب مراسلہ کی کیفیت لکھتے ہین جو انکو گمنام وصول ہوا ہے۔ اسکے بعد کارڈ مجہول الاسم اور اسکا جواب جو خاکسار کو شامل و مخاطب کرکے نور الانوار نے دیا ہے لفظ بلفظ نقل کیا اور کم سے کم ایک اور مدراسی اخبار نے اس کارڈ کی نقل وہان مین صاحب نور الانوار کی اعانت کی ہے۔ اسکے اڈیٹر بھی ماشاء اللہ عالم و فاضل و مفتی ہین ان لوگون کو نہ خدا کا خوف ہے نہ اپنی مولویت کا پاس ہے۔ دنیا مین کسیکے اعتراض و مواخذہ کا ڈر ہے آپنا نہین سوچتے کہ جس خط کو گمنام کہتے ہین اسکی پھر دستہ اور شہادت کسی مسلمان کلمہ گو (جسنے ایک بیرنگ کارڈ لکھکر اسکا حال پوچھہ سکتے ہین یا) قبل از استفسار حال کیونکر ملزم و مجرم بنا سکتے ہین یہہ ایک طرفہ بیان ستمگری دنیا کس مذہب و ملت مین روا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تسپر بھی ابتک انہون نے ہمارے خط کو اپنی اخبار مین جگہہ نہین دی اور نہ جواب خط ثانی سے مجھکو عزت بخشی ہے - ہم اِس مقام مین ان خطوط اور ان کے جواب کو ناظرین کیخدمت مین پیش کرتے ہین اور اسپر داد چاہتے ہین کہ ہم اپنے اِس دعوی مین کہ اُن حضرات نے نقل اخبار و روایات مین قرآن کو حدیث کو ثقہ کو اصول کو (بلکہ) اپنے مجوزہ اصول کو بھی) پس پشت ڈال رکھا ہے - سچے ہین اور جو اسکے تمثیل مین (کارڈ مجہول الاسم کا اخبار و مین درج کرنا) ہمنے پیش کیا ہے وہ درست و صحیح ہے یا نہین صحیح ہو تو یہ حضرات خود ہماری نصیحت کو قبول کرین - کسی راوی کی خبر کو بلا تحقیق اسکی صداقت کے نقل نہ کیا کرین بعد نقل اسکی غلطی ظاہر ہو جائے تو فوراً اسکی تکذیب و تردید کرین اور جو بات کسی اخبار سے نقل کرین اسکی تکذیب یا جواب اگر اسی اخبار مین شایع ہو تو اسکو ضرور درج اخبار کر لیا کرین یہہ حضرات اگر بحکم

چون غرض آمد ہنر پوشیدہ شد ✤ صد حجاب از دل بسوئے دیدہ شد

ہماری نصیحت کی طرف توجہ نہ کرین تو ناظرین انکو سمجھا دین اور اس بے احتیاطی سے ہٹا دین -

نقل خط خاکسار بنام ایڈیٹر نور الانوار

کرمفرمائے من ایڈیٹر اخبار نور الانوار کانپور

سلام علیک - آپنے جو اخبار نمبر ۲ جلد ۱۴ مطبوعہ ۱۹ جنوری ۱۸۹۴ء مین کسی مجہول الاسم کا ایک خط متضمن توہین مکہ مکرمہ زادہا اللہ تشریفاً و تکریماً نقل کیا ہے اور اس مجہول الاسم کا آمر و مرشد خاکسار کو قرار دیا ہے کمال تعجب و افسوس کا محل ہے - اول تو اس بے ادبی کی جرأت پر افسوس و تعجب آتا ہے جس نے اِس بقعہ پاک کی جو تمام زمین سے خدا کو پیارا ہے توہین کی - پھر آپکے اِس توہین کے نقل کرنے پر - بجبر مجھے اِس توہین کا آمر و مرشد قرار دینے پر اس ظالم کو اسکے قول و بیان پر آپ جو چاہتے کہتے - مگر مجہول الاسم کے بیان (یا تہادت) کو آپ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میرے حق مین کیون قبول کرلیا۔ بحکم آیت اذا جاءکم فاسق بنبا فتبینوا کا لحاظ فرماکر میرا حال وخیال مجھسے تو پوچھا ہوتا۔

جناب من مین تو اِس مقدس بقعہ اور سبھی شعایر و مشاہد اسلام کی توہین کو کفر سمجھتا ہون اس ظالم بے ادب کو کیا کہون تہذیب مانع ہے - اور مین یہہ بھی یقین رکھتا ہون کہ یہہ حدیث کا کام نہین یہہ انہین خیرخواہان اسلام کا کام ہے جو اہلحدیث کو کفریات کا الزام لگاکر تمام اہل اسلام کو بدنام کرنا چاہتے ہین - گو اِس تدبیر سے انکا اپنا اسلام ہی جاتا رہے چنانچہ اُن حضرات نے پہلے بھی ایسا کیا ہے - ایک خط جعلی منجانب مولوی سید شریف حسین صاحب خلف الرشید مولانا سیّد محمد نذیر حسین صاحب دہلوی بنام مولوی ولایت علی صاحب عظیم آبادی اِس مضمون کا کہ فلان فلان اکابر دین ایسے ہین اور ہمارے تمہارے فلان فلان علما ایسے" تحریر کیا اور بسبیل ڈاک اُن کے نام روانہ کیا اور وہان سے تمام اطراف ہندوستان و پنجاب مین مشتہر و شایع کیا جسکا جواب اہلحدیث کیطرف سے بعنوان کلام سلیم شایع ہوا - یہ خط جسکو آپ نے درج اخبار کیا ہے ہمارے نزدیک تو اسی جعلی خط کا ہمرنگ ہے آگے آپ جو چاہین خیال کرین لیکن اِس خاکسار کو اِس خط مین شریک نہ کرین اور میرے اِس رقعہ متضمن بیری دستحاشی کو اپنے اخبار مین جگہہ دین - الراقم ابوسعید محمد حسین لاہوری ۲۶ جنوری ۱۸۸۴ء

نقل جواب اڈیٹر اخبار نور الانوار

عنایت فرمائے مخلصان مولوی محمد حسین صاحب زاد لطفہ

بعد سلام مسنون عرض ہے - رقیمہ الوداد آیا حال مرقوم معلوم ہوا آپنے جو تحریر فرمایا ہے کہ اس مجہول الاسم کا آمر و مرشد اس خاکسار کو قرار دیا ہے تعجب و افسوس ہوا کہ اڈیٹر اخبار تو ناقل ہے اور ناقل کے ذمہ تصحیح نقل ہے فقط - اُسنے نقل خط بلفظہ لکھدی آپنے اُسکو فاعل و مقرر تصور فرماکے بدون تحقیق و استفسار کیونکر الزام دیا - فالجواب الجواب والعذر العذر -

راقم اڈیٹر اخبار نور الانوار -

© rasailojaraid.com